ترویج واشاعت اسلام میں دینی مدارس کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

ترویج واِشاعتِ اسلام میں دینی مدارس کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ترویج واِشاعتِ اسلام میں دینی مدارس کا کردار

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِه وصحبِه أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِه وصَحبِه أجمعين.

دینی مدارس کی اَہمیت وضرورت

برادرانِ اسلام! دینی مدارس دینِ اسلام کے وہ قلعے ہیں، جہاں تقوی وپرہیزگاری، صبر وقناعت، اِیثار وقربانی، تسلیم ورضا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے بچنے بچانے کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے، دنیا کی رنگینیوں سے دُور خالقِ حقیقی کے ساتھ ایک مسلمان کے تعلّق کو مضبوط بنایا جاتا ہے، اُسے تحفّظ ناموسِ رسالت اور عظمتِ صحابہ واہلِ بیت پر پہرہ دینے کی تعلیم دی جاتی ہے، دینِ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی نگہبانی کے لیے دل ودماغ میں جان، مال اور عزّت وآبرو سمیت ہر طرح کی قربانی دینے کی سوچ پیدا کی جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان درسگاہوں کے تربیت یافتہ طلباء، دین، مذہب اور اپنے وطن کی آبرو قائم رکھنے

کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، انہیں اپنے مقام ومرتبہ سے زیادہ دینِ اسلام کی عزّت وناموس عزیز ہے، وہ صدقِ دل سے چاہتے ہیں کہ دین ومذہب کا بول بالا اور دینی اَقدار کی سربلندی ہو، مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ بحال اور سیکولر تہذیب وتمدّن کا خاتمہ ہو، جبکہ ان تمام اُمور کے پیچھے صرف تبلیغِ اسلام کا وہ جذبہ کارفرما ہے، جس کا حکم دیتے ہوئے اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1]

"تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائیں، اچھی بات کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اور یہی لوگ مراد کو پہنچے!"۔

میرے محترم بھائیو! تبلیغِ دین منصبِ رسالت ہے، دینی مدارس کے علماء سمیت تمام مبلّغینِ اسلام کو اس مقدّس فریضہ کے انجام دینے پر، انہیں وراثتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا شرف حاصل ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں یہ فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٤.

لَكُمْ»[1] "اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرتے رہو! ورنہ اللہ تعالی تمہیں عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر جب تم دعا کروگے تو تمہاری دعائیں قبول نہیں فرمائے گا"۔

ایک اَور روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَأَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ»[2] "جو کوئی برائی کو دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اور اگر ایسا بھی نہ کرسکے تو اُسے دل میں بُرا جانے، اور یہ نہایت کمزور اِیمان ہے"۔

عزیزانِ محترم! دینی مدارس وہ پاکیزہ ادارے ہیں، جہاں علماء کی شکل میں بھلائی کی طرف بلانے والی، نیکی کا حکم دینے والی اور برائی سے منع کرنے والی وہ جماعتیں اور گروہ تیار کیے جاتے ہیں، جو اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل پیرا ہو کر دنیا سے بدعنوانی، خود غرضی، جنسی بے راہ رَوی، اَخلاقی اَقدار کی پامالی، چور بازاری، بلیک میلنگ (Blackmailing)، اولاد کی نافرمانی، سود، رشوت اور زِنا کاری سمیت متعدّد مُعاشَرتی برائیوں کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں، اور ان کی کاوشوں کے طفیل

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢١٦٩، صـ٤٩٨.

(٢) المرجع نفسه، باب ما جاء في تغيير المنكر ...إلخ، ر: ٢١٧٢، صـ٤٩٩.

یہ دنیا امن کا گہوارہ ہے، مُعاشرے میں نت نئے سر اٹھانے والے فتنوں اور برائیوں میں کچھ کمی ہے، ورنہ ایک لمحے کے لیے چشمِ تصوّر سے ذرا سوچیے، کہ اگر یہ دینی مدارس نہ ہوتے! ان میں قال اللہ اور قال رسول اللہ کی صدائیں بلند نہ ہوتیں، اور یہاں سے علمِ دین حاصل کرنے والے علماء، حفّاظ، قُرّاء، اور ائمّہ حضرات، محراب و منبر کے ذریعے لوگوں کو وعظ و نصیحت نہ کرتے، تو پھر ہمارا مُعاشرہ اَخلاقی اعتبار سے کس قدر پستیوں کا شکار ہوتا! لُوٹ مار، قتل و غارتگری اور دہشتگردی جیسے جرائم کی شرح میں کس قدر خوفناک اضافہ ہوتا! یہ دینی مدارس کی تعلیم و تربیت ہی کی برکات ہیں، کہ یہاں آنے والے طلباء عام طور پر تمام اَخلاقی برائیوں کو ترک کر دیتے ہیں، صدقِ دل سے تَوبہ واستغفار کر کے اللہ تعالی کے فرمانبردار بندے بن جاتے ہیں، اور حصولِ علم کے بعد اپنی ساری زندگی دینِ اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس پاکستان سمیت دنیا بھر میں کوئی ایسی سرکاری یونیورسٹی یا تعلیمی ادارہ موجود نہیں، جو تعلیم کے ساتھ ساتھ انسان کی رُوحانی تربیت کرے، اور اسے اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بندہ بنا دے!۔

صرف دینی مدارس ہی نشانہ کیوں؟!

عزیزانِ گرامی قدر! دینی مدارس مُعاشرے میں اَخلاقی بیماریوں کے لیے ہسپتال، اور علمائے دین مُعالج (ڈاکٹر) کی حیثیت رکھتے ہیں، وہ ان مدارس میں قرآن وسنّت کی روشنی میں نہ صرف ان روحانی طور پر بیمار لوگوں کا علاج کرتے ہیں، بلکہ اس روحانی میڈیکل کالج کے ذریعے وہ مزید مُعالج (یعنی علمائے دین) بھی تیار

کرتے ہیں، جو مُعاشرے میں اَخلاقی پستی کے باعث پھیلے ہوئے گناہوں کے سرطان (کینسر) کو جڑ سے ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آجکل شوگر، بلڈ پریشر، ہیپا ٹائیٹس، ایڈز، کینسر، اور کرونا وائرس جیسی مُوذی بیماریاں سامنے آرہی ہیں، دنیا بھر کے ہسپتال بیماروں سے بھرے پڑے ہیں، لیکن کوئی شخص ان اَمراض اور وباؤں کے پھیلنے کا الزام ڈاکٹرز یا ہسپتالوں کو نہیں دیتا، کرونا وائرس جیسی جان لیوا بیماری کے باوجود ڈاکٹر حضرات، اور ان کا فرنٹ لائن اسٹاف اپنے فرائض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برت رہا، (جس پر پوری قوم ان کی شکر گزار ہے) کوشش کے باوجود کرونا وائرس پھیلنے اور اسے روکنے میں ناکام رہنے کا اِلزام، کسی نے بھی کسی ڈاکٹر یا ہسپتال پر نہیں لگایا، تو پھر آخر کیا وجہ ہے؟ کہ مُعاشرے میں پھیلنے والی تمام اَخلاقی برائیوں اور دہشتگردی جیسے جرائم کا اِلزام، دینی مدارس کے سر تھوپ دیے جاتے ہیں؟! کیا ایسا کرنا انصاف کے تقاضوں کے مُطابق ہے؟! دینی مدارس کو دہشتگردی کے اڈّے سمجھنے والے ہر شخص کو چاہیے، کہ وہ اپنی سوچ اور خیالات پر نظرِ ثانی کرے، اور اس بات پر خوب غور وفکر کرے، کہیں لاعلمی میں وہ یہود ونصاری کے دینِ اسلام مخالف ایجنڈے کی تکمیل تو نہیں کر رہا؟! کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ یورپ کی اِلحادی فکر کا شکار ہو چکا ہے؟!۔

دینی مدارس ... دینِ اسلام کے قلعے

حضراتِ ذی وقار! دینی مدارس دینِ اسلام کے قلعے ہیں، ان میں انسانیت کے ادب واحترام، باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارے کا درس دیا جاتا ہے، ان دینی مدارس کے تعلیم یافتہ لوگ ہی اسلام دشمن قوّتوں کا مقابلہ کررہے ہیں، صرف یہی نہیں، بلکہ آزاد وطن پاکستان کے حصول کے لیے چلائی گئی تحریک میں بھی، انہی مدارس کے علماء وطلباء پیش پیش رہے، تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے، پاکستان کے قیام میں اپنا کردار ادا کیا ہے، آج اسلام دشمن طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ دینی مدارس کا نظام ختم ہو جائے، اصلاحات کے نام پر ان مدارس کے تشخص کو ختم کرکے، آدھا تیتر آدھا بٹیر بنا دیا جائے؛ تاکہ نیو ورلڈ آرڈر (New World Order) جیسے اسلام دشمن بیرونی ایجنڈوں اور اَہداف کی تکمیل میں کسی قسم کی مُزاحمت کا خدشہ باقی نہ رہے، لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے، کہ تمام سیاسی وابستگیوں اور مصلحتوں سے بالاتر ہوکر، ان مدارس کے تحفّظ کے لیے آواز بلند کی جائے، اور اپنا بھرپور کردار ادا کیا جائے۔

دینی مدارس ... دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز (NGOs)

عزیزانِ مَن! جہاں دینی مدارس ہدایت کے سرچشمے، دین کی پناہ گاہیں، اور اِشاعتِ دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں، وہیں یہ دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز (NGOs) کا بھی کردار ادا کررہے ہے، پاکستان سمیت دنیا بھر میں لاکھوں طلبہ وطالبات کو تعلیم وتربیت، رہائش وخوراک، نصابی وغیر نصابی کتب، مالی وظائف اور میڈیکل جیسی

تمام سہولیات، تقریبًا ہر جگہ مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔ دینی مدارس کا وُجود اور اسلامی تشخص خطرے میں ہونے کے باوجود، اسلام کے یہ قلعے اور این جی اوز (NGOs) ان کے تحفّظ کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت میں بھی مصروفِ عمل ہیں۔

مقامِ صُفّہ... دینِ اسلام کا سب سے پہلا دینی مدرسہ

جانِ برادر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے صُفّہ کے مقام پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کر کے، گویا عملی طور پر اپنی امّت کو اِشاعتِ اسلام کے لیے دینی مدارس کے قیام کی ترغیب دی، اور شاید یہی وجہ ہے کہ تمام خلفائے راشدین اور مسلم حکمرانوں نے، اپنے اپنے دَورِ حکومت میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ، دینی مدارس اور اسلامی کتب خانوں کے قیام پر بھی بھرپور توجّہ دی، دنیا بھر سے ذہین فطین اور نامورَ علماء وفقہاء کو اپنے دار الخلافہ میں جمع کیا، ان کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کیا، ان کے لیے بھاری وظائف مقرّر کیے، انہیں خُوب اِعزاز وِاکرام بخشا، انہیں وزارتوں سے نوازا، اور سعادت سمجھتے ہوئے ان کے وُجود سے اپنے دربار کو رَونق بخشی۔

انہی خلفائے راشدین اور مسلم حکمرانوں کے نقشِ قدم کی پیَروی کرتے ہوئے، علمائے دین بھی مدارس قائم کرتے چلے آرہے ہیں، اور یہ ان حضرات کے اِخلاص اور دُور اندیشی کا نتیجہ ہے، کہ آج مدارسِ اسلامیہ اسلامی تعلیمات اور عقائد ونظریات کے تحفّظ کے ساتھ ساتھ، یہود ونصاری کے مذموم ارادوں اور ہتھکنڈوں کے خلاف، سب سے بڑی رکاوَٹ ثابت ہورہے ہیں!!۔

تحفّظِ ناموسِ رسالت میں دینی مدارس کا کردار

میرے محترم بھائیو، دوستو اور بزرگو! اگر یہ دینی مدارس نہ ہوتے، تو شاید اُمّت کو دینِ متین کی صحیح شکل وصورت نہ مل پاتی، مُعاشرہ میں پھیلی اَخلاقی برائیوں میں کمی نہ ہوتی، دنیا کا امن وسکون قائم نہ رہتا، ملک وقوم کی ترقی نہ ہوتی، وطنِ عزیز پاکستان کو آزادی نہ ملتی، اور برصغیر کے مسلمان اپنا حق حاصل نہ کر پاتے۔ انہی مدارس سے دین کے سپاہی، دینِ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کے مُحافظ، اور تحفّظِ ناموس رسالت پر پہرہ دینے والے وہ چوکیدار پیدا ہوتے ہیں، جو اپنی ایک للکار سے باطل کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دیتے ہیں، انہوں نے "لبیک یا رسول اللہ" اور "تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد" کی صداؤں سے، خوابِ غفلت کی شکار امّتِ مسلمہ کو جگا کر، انہیں دین پر مر مٹنے کا جذبہ عطا کیا، اور ان میں بیداری کی ایسی لہر دَوڑا دی، کہ اس کے اثرات ایشیاء سے لے کر یورپ تک محسوس کیے جاتے ہیں!!۔

عزیزانِ محترم! ساری دنیا جانتی ہے کہ بدعت وخُرافات، سیکولر ازم (Secularism) ولبرل ازم (Liberalism)، کفرونِفاق اور اسلام دشمن قوّتوں کے خلاف، اگر کسی نے بند باندھا یا کوئی مُزاحَمت کی ہے، تو وہ یہی دینی مدارس اور ان میں پڑھنے پڑھانے والے علماء وطلباء ہیں۔ اُمّت کو نیک، صالح، بلند کردار اور بے باک قیادت فراہم کرنے کا سہرا بھی دینی مدارس کے سر ہے، اس پُرفتن اور پُرآشوب دَور میں بھی، دینی مدارس اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہیں، جس کی نظیر کسی طور پر بھی پیش

نہیں کی جاسکتی!! لہذا خالص دینی اَفکار و نظریات کی بقا، اور ان کی ترویج واِشاعت میں دینی مدارس کا کردار یقیناً سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے!۔

دینی مدارس کا تحفّظ... اُمتِ مسلمہ کی اجتماعی ذمّہ داری

حضراتِ ذی وقّار! عالَمِ کفر مسلمانوں کو دینِ اسلام اور قرآنِ حکیم سے دُور کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے، وہ نبیٔ کریم ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنا کر، اور ان کی دنیا بھر میں نمائش کر کے، دینِ اسلام کی نظریاتی سرحدوں پر مسلسل حملہ آور ہے، کفّار کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل میں، یہی دینی مدارس راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ محسوس ہوتے ہیں، اور حقیقت بھی یہی ہے، لہذا اصلاحات اور قومی دھارے میں شمولیت کے نام پر، وہ ہمارے دینی مدارس کا سارا نظام اُلٹ پلٹ کر دینا چاہتے ہیں۔ بدنامِ زمانہ صہیونی صموئیل زویمر (Samuel Zweimer) نے ۱۹۲۴ء میں چوٹی کے عیسائی مبلّغین کی کانفرنس میں، اپنی رپورٹ پیش کر کے یہ کہا تھا کہ "ہماری کامیابی کا راز اس بات میں پنہاں ہے، کہ ہم مسلمانوں کو دینِ اسلام اور قرآن سے دُور کر دیں (یعنی انہیں سیکولر اور لبرل بنادیں)؛ تاکہ اس اُمت کا اللہ سے رشتہ ختم ہو جائے، اس طرح وہ ذرائع اور وسائل بھی ختم ہو جائیں گے جن پر قومیں اپنی زندگی میں بھروسہ کرتی ہیں"[1]۔

---

(۱) "طلبۂ مدارس" ڈیلی ہنٹ، بصیرت آن لائن ای پیپر ۲۳ جون 2019ء۔

ایک اَور مشہور یہودی مبلّغ گلاڈسٹون (Glad Stone) نے "برطانوی پارلیمنٹ" میں قرآنِ مجید ہاتھوں میں لے کر لہراتے ہوئے یہ کہا تھا، کہ "جب تک یہ کتاب (کلام پاک) اس رُوئے زمین پر باقی ہے، ہم مسلمانوں کو سرنگوں نہیں کر سکتے"[۱]۔ اسی طرح ڈاکٹر واٹسن (Dr. Watson) نے دینی مدارس کے خلاف بات کرتے ہوئے کہا کہ "ہماری نگاہیں دینی مدارس میں قرآنی تعلیمات کے نتائج پر ٹکی ہوئی ہیں، لہذا ہمیں سب سے بڑا خطرہ دینی مدارس سے ہے، جہاں علومِ قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے"[۲]۔

دینی مدارس میں اصلاحات پر ڈاکٹر اقبال کا مَوقف

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینی مدارس اُمّتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم نعمت، اور اسلامی تشخص کے بقا کی ضمانت ہیں، لہذا ان کی بقا اور تحفّظ کے لیے ساری اُمّتِ مسلمہ کو مل کر کوشش کرنی ہوگی، اگر ہم اپنے مدارس کے اسلامی تشخص کو سیکولرازم (Secularism) اور لبرل ازم(Liberalism)، کے منحوس وائرس سے بچانے میں کامیاب ہوگئے، توان شاءاللہ تعالی ہمارا مستقبل ضرور روشن وتابناک ہے!!۔

بعض لوگوں نے اصلاحات کے نام پر، دینی مدارس کے نظام میں کچھ تبدیلی کرنی چاہی، تو شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے انتہائی دُور اندیشی سے جواب

---

(۱) ایضًا۔

(۲) ایضًا۔

دیتے ہوئے فرمایا کہ "ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہیں مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ مُلّا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہو گا؟ جو کچھ ہو گا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں! اگر مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے، تو بالکل اسی طرح ہو گا جس طرح اَندَلُس (اسپین) میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود ہوا، آج غرناطہ اور قُرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا، مسلمانوں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دِلّی کے لال قلعے کے سوا، مسلمانوں کے آٹھ سو ۸۰۰ سالہ دَورِ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا!"[1]۔

حضراتِ ذی وقار! ہم ایک ایسے پُرفتن دَور سے گزر رہے ہیں، جس میں چاروں جانب سے عالمِ اسلام پر ذہنی وایمانی اِرتداد کی یَلغار ہے! میڈیا کی چکا چَوند اور فحاشی وعُریانیت پر مبنی فلموں ڈراموں کے ذریعے، مسلمانوں کے دلوں میں اعتقادات وعبادات، اَخلاقیات ومُعاملات، اور دینی مقدّسات کی شان وعظمت کو مٹا کر، مغربی تہذیب وتمدّن کی گندی چھاپ چھوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے؛ تاکہ اُمّتِ مسلمہ کے قُلوب واَذہان میں شُکوک وشُبہات کے بیج بو کر، انہیں باآسانی مرتَد وملحِد بنایا جاسکے!!۔

لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کی خاطر، دینی مدارس کے قیام میں زیادہ سے زیادہ کردار ادا کریں، اپنی زکات،

---

(۱) دیکھیے: "دینی مدارس" ص۶۹۔

صدَقات اور فطرہ وغیرہ کے ذریعے انہیں مالی طور پر مضبوط کریں؛ کہ جہاں ان مدارس کے ذریعے دینِ اسلام کا پیغام عام ہو رہا ہے، وہیں دینِ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے، علمائے دین کی شکل میں سپاہی بھی تیار ہو رہے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! کرونا وائرس کی وبا کو پھیلے ایک سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا، دنیا بھر کی معیشت تباہ وبرباد ہو کر رہ گئی ہے، ہر شخص کا کاروبار متاثر ہوا ہے، رمضان المبارک میں گذشتہ اور اِمسال بھی لاک ڈاؤن (Lock Down) کی وجہ سے، دینی مدارس کو ملنے والے سالانہ عطیات اور زکات وفطرہ وغیرہ میں نمایاں کمی آئی ہے، لہذا بھرپور کوشش کریں کہ اپنے عطیات کا تھوڑا بہت حصہ، دینی مدارس تک پہنچائیں؛ کہ ان کا سارے کا سارا نظام توکّل علی اللہ پر منحصر ہے، انہیں حکومت کی طرف سے کوئی فنڈ مہیّا نہیں کیا جاتا، یہ صرف اور صرف آپ کے دیے گئے عطیات، زکات، فطرہ اور قربانی کی کھالوں کے ذریعے حاصل ہونے والی رقوم کو، انتہائی ایمانداری اور دیانتداری سے استعمال کرتے ہیں؛ تاکہ دینِ اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے، اور ناموسِ رسالت پر پہرہ دینے والے سپاہیوں کی کھیپ تیار ہوتی رہے، اور وہ جیری فال (Jerry Fall)، تھیون وان گو (Theon Van Gogh)، لارز ویلکس (Lars Wilkes)، ٹیری جونز (Terry Jones)، گیرٹ وائلڈرز (Geert wilders) اور فرانسیسی صدر ایمانویل میکرون (Emmanuel Macron) جیسے، دشمنانِ اسلام اور گستاخانِ رسول کو منہ توڑ جواب دیتے رہیں!!۔

قبلۂ اوّل اور مسلم امّہ

عزیزانِ محترم! ماضی کی طرح ایک بار پھر گزشتہ چند روز سے، اسرائیل نے نہتے فلسطینیوں پر ظلم کی انتہا کر دی ہے، فضائی حملوں کے دوران متعدّد فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے، دوسری طرف قبلۂ اوّل کی حفاظت کی خاطر فلسطینی مظلوم ڈٹے ہوئے ہیں، ہزاروں اسرائیلی فوجیوں نے پیر کی صبح قبلۂ اوّل پر دھاوا بول دیا، بے بس فلسطینیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالا، نہتے نمازیوں، چھوٹے بچوں اور عورتوں پر ربڑ کی کوٹنگ والی گولیاں برسائیں، شیلنگ کی، بم بھی پھینکے، مسجد کے قالین کو بھی آگ لگائی گئی۔ شہری آبادی کو اپنی جارحیت وبربریت کا نشانہ بنایا، حملوں میں تین سو۳۰۰ سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے، جبکہ کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

اس کے باوجود آج بھی فلسطینی جرأت کی دیوار بنے ہوئے ہیں، اور اسرائیلی مظالم کے آگے گھٹنے ٹیکنے سے انکار کر دیا ہے، اور آخری دم تک قبلۂ اوّل کی حفاظت کا اعلان بھی کیا۔ بے رحم اسرائیلیوں نے خواتین کو بھی نہ بخشا، بے دردی سے گرفتار کیا، ہتھکڑیاں لگی ہماری بہادر فلسطینی بہن مسکراتی رہی۔

دوسری طرف مسجد الاقصیٰ کے اِحاطے میں آگ بھڑک اٹھی، آگ انتہا پسند اسرائیلیوں نے لگائی، مسجد الاقصیٰ کے اِحاطے میں لگی آگ شہر کے مختلف علاقوں سے دکھائی دے رہی تھی۔

اس سانحہ نے ساری مسلم امّہ کو گہرے دکھ، درد اور کرب میں مبتلا کر دیا ہے، اب ساری دنیا کے حکمرانوں، بالخصوص اسلامی ممالک کے سرکردہ رَہنماؤں کے لیے

لمحۂ فکریہ ہے!کہ ان کی طرف سے صرف بیان بازی اور زبانی مذمت کے علاوہ، عملی طور پر کیا لائحۂ عمل یا جوابی کارروائی سامنے آتی ہے، جس سے یہ بات واضح ہو کہ ہم یک جان ہیں، اور فلسطینیوں پر ہونے والے اس وحشیانہ ظلم وبربریت کے دکھ کو ہم بھی محسوس کرتے ہیں۔

ان سب پر لازم فرض ہے کہ عالمی دنیا، بالخصوص اقوامِ متحدہ (UN) اور او آئی سی (O I C) کو بھرپور انداز سے یہ باوَر کرائیں، اور اس جارحیت کو فی الفور رُکوانے پر مجبور کریں، اور آئندہ کے لیے اسرائیل کو اس طرح کی کاروائیوں سے باز رکھنے کے لیے، سخت ترین انداز سے عملی اِقدام کریں، اور مظلوم فلسطینیوں کے غموں کا مداوا کریں۔

دعا

اے اللہ! رمضان المبارک کے طفیل ہمارے روزے، تراویح، اعتکاف اور دیگر عبادات قبول فرما، ہمیں ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچا، ہمیں اپنے دینی مدارس کی اَہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما، اپنے صدَقات، زکات اور فطرہ کے ذریعے ان کے ساتھ مالی واَخلاقی تعاوُن کا جذبہ عطا فرما، اپنے علماء ومشائخ اور ان مدارس میں پڑھنے والے طلباء کا ادب، احترام اور قدر کرنے، اور ان کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے والی سوچ عطا فرما، یہود ونصاریٰ اور دجّالی میڈیا کی باتوں میں آکر، اپنے علماء اور مدارس کے خلاف تنقید سے بچا!!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر

دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.